سورة المائدة

آیات ۳۵ - ۴۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ
سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ
مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ
بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾
فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا
الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّ
لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

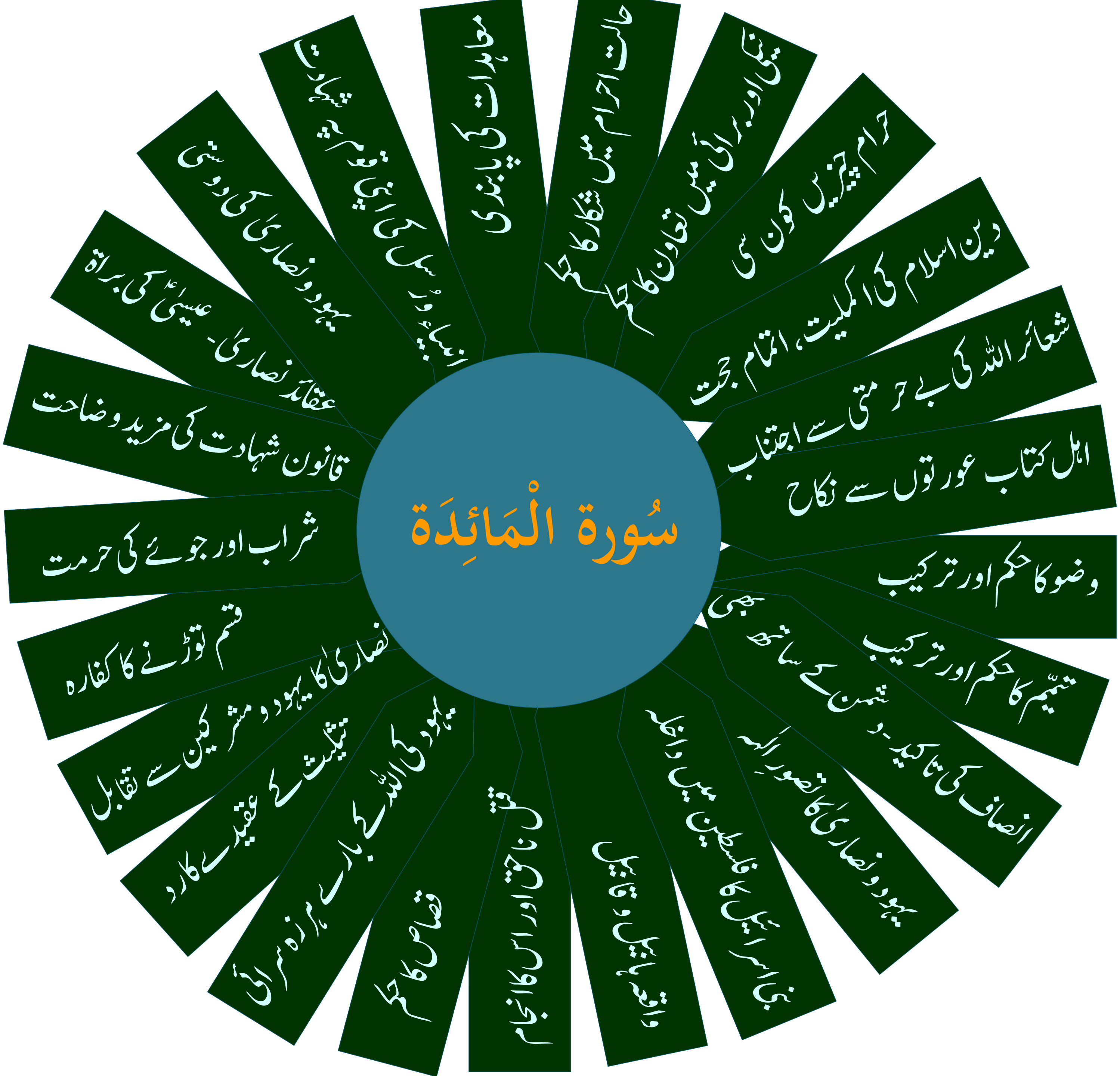
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم پر پیشی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا - اے لوگوں جو ایمان لائے ہو

اتَّقُوا اللّٰهَ - تقوی کرو اللہ کا

وَابۡتَغُوۡۤا - اور تلاش کرو

اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ - اس کی طرف قربت کو (و س ل)

اس فعل کے مصدری معنی نہیں ہیں

وَسیلة کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا (مفردات)

وَجَاهِدُوۡا - اور جدوجہد کرو

فِىۡ سَبِيۡلِهٖ - اس کی راہ میں

لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ - شاید کہ تم فلاح پاؤ

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ
جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اُس کی جناب میں بار
یابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو، شاید کہ
تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے

O ye who believe! Do your duty to Allah, seek the means of approach unto Him, and strive with might and main in his cause: that ye may prosper.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

لفظ وسیلہ کی تحقیق

- لفظ وسیلہ اردو میں تو ذریعہ کے معنی میں آتا ہے، یعنی کسی تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ بنالینا ، سفارش کے لیے کسی کو وسیلہ بنا لینا
- لیکن عربی زبان میں وسیلہ کے معنی ہیں قرب کے ہیں (وہ بھی رغبت کے ساتھ)
- قرآن مجید میں یہ لفظ دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ قربت کے معنی میں آیا ہے
- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ - ۱۷/۵۷
- اذان کے بعد کی دعا میں بھی یہ لفظ قربت کے مقام کے لیے - (.........آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ) اے اللہ .... محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما
- وسیلہ جنت کے اس اعلیٰ ترین مقام کا نام بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے لئے مخصوص ہے اور عرش سے بہت زیادہ قریب ہے (مسلم ، احمد ، طبرانی ...)

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

- اے ایمان والو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (آگے بڑھ کر) اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں برابر سرگرم کار رہو تاکہ فلاح پاؤ
- آیت میں تقوی اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے حکم کے بعد جہاد کا حکم
- گویا اللہ کا تقویٰ اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اس کی راہ میں جہاد و قتال
- اللہ کی قربت (اصل وسیلہ) اللہ کی راہ میں جہاد ہے
- جہاد سے مراد وہ جدو جہد ہے جو دین حق پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اس کی دعوت کو عام کرنے، اس کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے اس کے کلمہ کو بلند کرنے اور اس کے احکام کو نافذ کرنے کے لئے کی جائے۔ اس مقصد کے لئے اپنی قوتیں اور صلاحیتیں لگائی جائیں اور اس راہ میں اپنے اسباب و وسائل جھونک دئے جائیں یہاں تک کہ اس مقصد کی خاطر جان کی بازی لگا دینے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - یقیناً جنھوں نے کفر کیا

لَوْ اَنَّ لَهُمْ - اگر یہ کہ ان کے لیے

مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا - وہ ہو جو زمین میں ہے سب کا سب

وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ - اور اس کے جیسا اس کے ساتھ

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ - تاکہ وہ خود کو چھڑائیں اس کے ساتھ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن کے عذاب سے

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ - تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - اور ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے

اِفتَدٰى يَفْتَدِي ، اِفْتِدَاءً

فدیہ دینا، کسی چیز سے بچنا

(VIII)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا
بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾

خوب جان لو کہ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے، اگر اُن کے قبضہ میں ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور اس کے ساتھ، اور وہ چاہیں کہ اسے فدیہ میں دے کر روز قیامت کے عذاب سے بچ جائیں، تب بھی وہ ان سے قبول نہ کی جائے گی اور انہیں دردناک سزا مل کر رہے گی

As to those who reject Faith,- if they had everything on earth, and twice repeated, to give as ransom for the penalty of the Day of Judgment, it would never be accepted of them, theirs would be a grievous penalty.

محمد اقبال

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اللہ کے سوا دوسرے وسائل پر اعتماد کرنا

- "جن لوگوں نے کفر کیا" سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے فلاح کی اس راہ سے الگ راہ اختیار کی جو سابقہ آیت میں بیان ہوئی
- جنہوں نے خدا ہی سے ڈرنے، خدا ہی کا قرب تلاش کرنے اور اسی کی راہ میں سرگرم رہنے کے بجائے بےبنیاد سہاروں اور خیالی سفارشوں کے اعتماد پر زندگی گزاری اور یہ توقع کیے بیٹھے رہے کہ آخرت کی تمام کامرانیاں انہی کا حصہ ہیں
- ان کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ لوگ زمین کے تمام خزانے اور اس کے ساتھ انہی کے برابر مزید خزانوں کے مالک بن جائیں اور ان سب کو عذاب آخرت سے چھوٹنے کے لیے فدیہ میں دیں جب بھی ان کا فدیہ قبول نہیں ہوگا، وہ دوزخ سے نکلنے کے لیے کتنا ہی ہاتھ پاؤں ماریں گے لیکن وہ اس سے نکل نہیں پائیں گے، ان کے لیے ابدی اور دائمی عذاب ہوگا۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾

يُرِيْدُوْنَ - وہ چاہیں گے

اَنْ يَّخْرُجُوْا - کہ وہ نکلیں

مِنَ النَّارِ - آگ سے

وَمَا هُمْ - حالانکہ نہیں وہ

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا - نکلنے والے اس سے

وَلَهُمْ - اور ان کے لیے

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ - ایک ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے

يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾

وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں مگر نہ نکل سکیں گے
اور انہیں قائم رہنے والا عذاب دیا جائے گا

Their wish will be to get out of the Fire, but never will they get out therefrom: their penalty will be one that endures.

محمد اقبال

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ - اور چور مرد اور چور عورت کے (س ر ق)

سَرَقَ يَسْرِقُ ، سَرِقَةً و سَرَقًا چوری کرنا

فَاقْطَعُوْٓا - تو کاٹ دو

اَيْدِيَهُمَا - ان دونوں کے ہاتھ

جَزَآءًۢ - یہ بدلہ ہے

بِمَا كَسَبَا - اس کا جو ان دونوں نے کمایا

نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ - عبرت ہوتے ہوئے اللہ کی طرف سے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ - اور اللہ بالادست، بہت حکمت والا ہے

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا
نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

اور چور، خواہ عورت ہو یا مرد، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اُن کی کمائی
کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا اللہ کی قدرت سب پر
غالب ہے اور وہ دانا وبینا ہے

As to the thief, Male or female, cut off his or her hands: a punishment by way of example, from Allah, for their crime: and Allah is Exalted in power.

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

چوری کی سزا

- اسلامی معاشرہ اپنے باشندوں کو معاشی کفالت، اخلاقی تربیت اور درست طرز عمل اختیار کرنے کی ضمانت دیتا ہے، انصاف اور دولت کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرتا ہے
- ایسے حالات پیدا کر دینے کے بعد بھی اگر کوئی چوری کرتا ہے تو اسلام اسے سخت ترین سزا دیتا ہے۔ اسی طرح انفرادی ملکیت پر دست درازی کرنے والے اور سوسائٹی کا امن وامان تباہ کرنے والے کو عبرت ناک سزا دیتا ہے
- اسلامی نظام ایک باہم مربوط کل ہے۔ اس نظام کے کسی جزء کو اس وقت تک نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کسی کے پیش نظر وہ تمام اصولی مباحث نہ ہوں اور وہ ضمانتیں نہ ہوں جو یہ نظام اسلامی معاشرے کو فراہم کرتا ہے
- اسلام میں شہادت کا قانون بہت سخت رکھا گیا ہے۔ ذرا سا شبہ ہو تو اس کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سزا کا نفاذ آسان نہیں

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

- اسلام میں شہادت کا قانون بہت سخت رکھا گیا ہے۔ ذرا سا شبہ ہو تو اس کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سزا کا نفاذ آسان نہیں
- لیکن اگر تمام مراحل طے کرکے جرم پوری طرح ثابت ہو جائے تو پھر سزا ایسی دی جائے کہ ایک کو سزا ملے اور لاکھوں کی آنکھیں کھل جائیں تاکہ آئندہ کسی کو جرم کرنے کی ہمت نہ ہو
- چوری کی سزا کی شرائط- (فقہائے اسلام نے اس پر تفصیلی بحثیں کی ہیں)

1. چوری کسی قدر و قیمت رکھنے والی چیز کی کی گئی ہو، بے قیمت یا کسی چھوٹی موٹی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی
2. چوری محفوظ کیے ہوئے مال کی ہو، بغیر حفاظت کے یونہی چھوڑا ہو مال پر یہ سزا نہیں
3. جس مال میں چوری کرنے والے کا اشتراک ہو یا وہ مال اس کی حفاظت یا امانت میں ہو اس کی چوری بھی اس قانون کے دائرہ سے باہر ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

- چوری کی سزا کی شرائط.....

4. مجنون اور نابالغ کی چوری پر بھی اس قانون کا اطلاق نہیں ہوگا
5. کسی کے بیوی بچے اور اس کے گھریلوں ملازم اگر اس کے مال میں سے کچھ چوری کرلیں تو یہ چیز بھی اس قانون کے دائرے سے الگ ہے
6. اضطرار کی حالت میں بھی یہ سزا نافذ نہیں کی جائیگی (قحط میں عمرؓ کا اس سزا کا اسقاط)
7. اس سزا کے نفاذ کے لیے دارالاسلام ہونا بھی شرط ہے (یہ احکام ایک مجموعی نظام کا جزو)

- وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اللہ غالب ہے ، حکمت والا ہے- وہ چونکہ غالب ہے ،اس لیے جو چاہے حکم دے سکتا ہے ، اس پر اعتراض کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ چونکہ وہ حکیم بھی ہے ، اس لیے اس کا ہر حکم حکمت و دانش کا مرقع ہوتا ہے۔ انسان اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے بعض دفعہ اس کے نتائج و ثمرات کو سمجھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

فَمَنْ تَابَ - پھر جس نے توبہ کی

مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ - اپنے ظلم کے بعد

وَاَصْلَحَ - اور اصلاح کی

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

يَتُوْبُ عَلَيْهِ - توبہ قبول کرتا ہے اس کی

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے

رَّحِيْمٌ - بہت رحم کرنے والا ہے

فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوۡبُ عَلَيۡهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۹﴾

پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

But if the thief repents after his crime, and amends his conduct, Allah turns to him in forgiveness; for Allah is Oft-forgiving, Most Merciful.

محمد اقبال

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

توبہ کے بعد ایک مجرم سے اسلامی معاشرے کا سلوک

- اسلامی قوانین نے جہاں اس نے جرم کی سزا دے کر معاشرے پر پڑنے والے اس کے برے اثرات سے معاشرے کو بچایا، وہیں اس نے مجرم کو معاشرے سے کٹ جانے اور دوبارہ معاشرے کے اسے قبول نہ کرنے جیسے نقصان سے بچا کر نہ صرف اس مجرم کی بلکہ تمام انسانیت کی حفاظت کا اہتمام فرمایا
- ایک مجرم کے لیے نہ اسلامی معاشرے کے دروازے بند ہوتے ہیں اور نہ اللہ کی رحمت کے۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ اللہ کے سامنے معافی مانگے، اپنے فعل بد پر ندامت کا اظہار کرے، اپنے اس بگڑے ہوئے رویے کی پوری طرح اصلاح کرے اور تجدید عہد کرتے ہوئے یقین دلا دے کہ دوبارہ ایسی حرکت کا صدور نہیں ہوگا
- اللہ کی مغفرت اور رحمت ایسے شخص کو اپنی آغوش میں لینے کے لیے تیار

اس دل پہ خدا کی رحمت ہو، جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے اک بار خطا ہو جاتی ہے، سو بار ندامت ہوتی ہے

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ .....

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ - کیا تو نے نہیں جانا

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ - کہ اللہ ہی کے لیے ہے

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ - بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی

يُعَذِّبُ - وہ عذاب دیتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ - اس کو جسے وہ چاہتا ہے

وَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ - اور وہ بخشتا دیتا ہے اس کو جسے وہ چاہتا ہے

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ - ہر چیز پر قادر ہے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ يُعَذِّبُ مَنْ
يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾

کیا تم جانتے نہیں ہو کہ اللہ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے؟
جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کر دے، وہ ہر چیز کا اختیار
رکھتا ہے

Know you not that to Allah (alone) belongs the dominion of the heavens and the earth? He punishes whom He pleases, and He forgives whom He pleases: and Allah has power over all things.

محمد اقبال

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ .....

ایک تنبیہ

- اللہ کے قانون کی تعمیل میں حیل و حجت کرنا، اس کی حکمتوں کو سمجھنے میں پس و پیش کرنا، پھر اس کے نفاذ میں بہانے تراشنا، اُخروی نجات کے لیے مصنوعی سہارے تلاش کرنا یہ سب کچھ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی حیثیت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی
- اس لیے فرمایا گیا کہ تم اس بات کو کیوں نہیں سمجھتے ہو کہ زمین و آسمان پر حکومت کس کی ہے، یہ پوری کائنات کس کے حکم سے زندگی کا رزق پا رہی ہے؟
- کائنات کا ذرہ ذرہ اسی کے حکم سے وجود میں آیا ہے اور اسی کے حکم سے باقی ہے۔
- حاکمیت بھی اسی کو زیب دیتی ہے کیونکہ کبریائی بھی
- جب حکومت اور حاکمیت کا حق اس کا ہے تو پھر وہ جسے چاہے سزا دے اور جس کی چاہے مغفرت کرے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کی قدرت سے کوئی چیز بھی بعید نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۚ

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ - اے رسولؐ

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ - نہ غمگین کریں آپ کو وہ لوگ جو

يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ - دوڑ دھوپ کرتے ہیں کفر میں

مِنَ الَّذِيْنَ - ان میں سے جنھوں نے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا - کہا ہم ایمان لائے

بِاَفْوَاهِهِمْ - اپنے مونہہ سے

وَلَمْ تُؤْمِنْ - حالانکہ نہیں لائے ایمان

قُلُوْبُهُمْ - ان کے دل

وَمِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا ۛۚ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ سَمّٰعُوۡنَ لِقَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ۙ لَمۡ يَاۡتُوۡكَ ؕ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

وَمِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا - اور ان میں سے جو یہودی ہیں

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ - ٹوہ لگانے والے ہیں جھوٹ (پھیلانے) کے لیے

سَمّٰعُوۡن جمع ہے سمّاع کی، یہ اسم مبالغہ ہے، جس کا معنی ہے بہت سننے والا، ٹوہ لگانے والا

سَمّٰعُوۡنَ - جاسوسی کرنے والے ہیں

اس کا استعمال، ۱- کسی چیز کا رسیا ۲- جاسوس

لِقَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ - دوسری قوم کے لیے

لَمۡ يَاۡتُوۡكَ - جو نہیں آئے آپ کے پاس (ابھی تک)

يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ - وہ پھیرتے ہیں کلام کو

مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهٖ - ان کے رکھنے کی جگہوں (کے تعین) کے بعد سے

يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

يَقُوْلُوْنَ - کہتے ہیں

اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا - اگر تمہیں دیا جائے یہ

فَخُذُوْهُ - تو پکڑ لو اس کو

وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ - اور اگر تم کو نہ دیا جائے وہ

فَاحْذَرُوْا - تو تم لوگ بچو (ح ذ ر) حَذِرَ يَحْذَرُ ، حَذَرًا بچنا

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ - اور جس کے لیے اللہ ارادہ کرتا ہے اسکی آزمائش کا

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ - تو آپ کو ہرگز اختیار نہیں اس کے لیے

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا - اللہ سے کچھ بھی

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ لَمۡ يُرِدِ اللّٰهُ أَنۡ يُّطَهِّرَ قُلُوبَهُمۡ ؕ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ ۚۖ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۴۱﴾

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ - وہ لوگ ہیں جن کے لیے

لَمۡ يُرِدِ اللّٰهُ - ارادہ نہیں کیا اللہ نے

أَنۡ يُّطَهِّرَ قُلُوبَهُمۡ - کہ وہ پاک کرے ان کے دلوں کو

لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا - ان کے لیے دنیا میں

خِزۡىٌ - ایک رسوائی ہے

وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ - اور ان کے لیے آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيۡمٌ - ایک عظیم عذاب ہے

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ
الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ
يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ
اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ
اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

محمد اقبال

اے پیغمبرؐ! تمہارے لیے باعث رنج نہ ہوں وہ لوگ جو کفر کی راہ میں بڑی تیز گامی دکھا رہے ہیں خواہ وہ اُن میں سے ہوں جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے مگر دل اُن کے ایمان نہیں لائے، یا اُن میں سے ہوں جو یہودی بن گئے ہیں، جن کا حال یہ ہے کہ جھوٹ کے لیے کان لگاتے ہیں، اور دوسرے لوگوں کی خاطر، جو تمہارے پاس کبھی نہیں آئے، سن گن لیتے پھرتے ہیں، کتاب اللہ کے الفاظ کو اُن کا صحیح محل متعین ہونے کے باوجود اصل معنی سے پھیرتے ہیں، اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو مانو نہیں تو نہ مانو جسے اللہ ہی نے فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کر لیا ہو تو اس کو اللہ کی گرفت سے بچانے کے لیے تم کچھ نہیں کر سکتے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہ چاہا، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں سخت سزا

محمد اقبال

O Messenger! let not those grieve thee, who race each other into unbelief: (whether it be) among those who say "We believe" with their lips but whose hearts have no faith; or it be among the Jews,- men who will listen to any lie,- will listen even to others who have never so much as come to thee. They change the words from their (right) times and places: they say, "If ye are given this, take it, but if not, beware!" If any one's trial is intended by Allah, thou hast no authority in the least for him against Allah. For such - it is not Allah's will to purify their hearts. For them there is disgrace in this world, and in the Hereafter a heavy punishment.

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ

خلوص نیت سے دین کا کام کرنے والوں کے لیے تسلی

- مدینہ میں قبائل عرب اور مشرکین مکہ کے علاوہ منافقین اور یہود مدینہ کی معاندانہ سرگرمیاں۔ مسلمانوں کے دلوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرنا، مسلمانوں میں فتنہ کی آگ بھڑکانا، لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکنا، مسلمانوں اور پیغمبر اسلام کو بدنام کرنا، انھیں گالی دینا اور جنگ کے وقت مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا اور کافروں کا ساتھ دینا۔ تو آپ اس بات پر بھی بہت دل گرفتہ رہتے تھے کہ لوگ کیوں اسلام قبول نہیں کرتے
- آپ ﷺ کو تسلی۔ کہ آپ ان لوگوں کی اس روش اور ان کے کرتوتوں سے غمزدہ نہ ہوں آپؐ کی تمام تر ہمدردیوں، خیر خواہیوں اور کوششوں کے باوجود، یہ لوگ کفر میں بڑھتے جارہے ہیں۔ اس کا جواب اللہ کے ہاں انھوں نے دینا ہے، آپ نے نہیں
- آپؐ کا کام صرف تبلیغ اور دعوت حق ہے اور بس اس سے آگے بڑھ کر لوگوں سے منوالینا، اور ان کو راہ حق پر ڈال دینا آپ کے ذمے نہیں ہے

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

- آپ ﷺ کو مزید تسلی
- مراد منافقین ہیں۔ خاص طور سے وہ منافقین جو یہود سے ساز باز رکھتے تھے۔
- ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ جھوٹ کے رسیا اور دوسری قوم (یہود) کے جاسوس
- انہیں جھوٹ سے انتہا درجہ کی سازگاری ہے۔ یہ اپنی زندگی کے تمام معاملات اور گفتگو کے تمام اسالیب میں جھوٹ ہی کو اپنا راہنما جانتے ہیں
- جھوٹ بولتے ہیں جھوٹ سنتے ہیں، معاملات میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں، فیصلوں میں بھی جھوٹ بول کر اپنا مطلب حاصل کرتے ہیں، گواہی کی ضرورت پڑے تو جھوٹے گواہ بنا لیتے ہیں
- جن لوگوں کا اوڑھنا بچھونا جھوٹ بن جائے اور ان کی پوری زندگی جھوٹ سے عبارت ہو۔ ان کے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی صحبتوں سے فائدہ اٹھائیں یا آپ کی عدالت سے اپنے معاملات کا فیصلہ چاہیں۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

- علمائے یہود کا کردار
- شرعی احکام و قوانین، بالخصوص تعزیرات و حدود کی گرفت سے بچنے اور ایک دوسرے کو ان سے بچانے کے لیے یہود نے دین کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا تھا
- یہود نے خود قانون ہی کو اپنے اغراض کے تحت مسخ کرکے بالکل بے اثر کردیا تھا، دوسرے جھوٹ اور رشوت کا ان کے ہاں اتنا زور تھا کہ کسی معاملے میں نہ گواہوں کی گواہی کا کوئی وزن باقی رہ گیا تھا نہ عدالتوں کے انصاف کا۔
- گواہوں اور حکام دونوں کو رشوت کے ذریعے سے خریدا اور ان کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا۔ اقتدار کی یہ دو عملی اور یہودی عدالتوں کی یہ انصاف فروشی ان لوگوں کے لیے ایک چور دروازہ فراہم کرتی تھی جو قانون کے تقاضوں سے فرار اختیار کرنا چاہتے۔
- جو فیصلے وہ آپ ﷺ سے کرواتے تو کہتے کہ ایسا (من مانا) فیصلہ ہو تو ماننا ورنہ نہ مانو

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ

- گناہ کی روش پر ضد کا انجام
- یہ اللہ کی اس سنت اور قانون کا بیان ہے کہ وہ انسان کو شعور اور قوت تمیز دے کر پیدا کرتا ہے اس کے سامنے فطرت اور اللہ کی جانب سے خیر اور حق کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوسری طرف نفس اور شیطان کی جانب سے گمراہی کے
- اب اس کی قوت تمیز اور عقل کا امتحان ہوتا ہے کہ وہ کدھر جانے کا فیصلہ کرتا ہے
- اگر وہ صحیح راستے کا انتخاب کرے تو قدرت کی جانب سے اس کے لیے اس راستہ پر چلنے کی آسانیاں پیدا کی جاتی ہیں اور اسکی طبیعت کے لیے ایک استحکام اور اطمینان
- اللہ کی جانب سے ہدایت کے سارے امکانات کے باوجود وہ غلط راستے پر چلنے پر اصرار کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اسی راستے پر چلنے کے لیے اسے چھوڑ دیتے ہیں
- اس کا دل قبولیت کی استعداد سے محروم ہو جاتا ہے

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ

- اللہ کی طرف سے کسی کے فتنہ میں ڈالے جانے کا مطلب
- یہی ہے کہ جس شخص کے اندر اللہ تعالیٰ کسی قسم کے برے میلانات پرورش پاتے دیکھتا ہے اس کے سامنے پے در پے ایسے مواقع لاتا ہے جن میں اس کی سخت آزمائش ہوتی ہے۔ اگر وہ شخص ابھی برائی کی طرف پوری طرح نہیں جھکا ہے تو ان آزمائشوں سے سنبھل جاتا ہے اور اس کے اندر بدی کا مقابلہ کرنے کے لیے نیکی کی جو قوتیں موجود ہوتی ہیں وہ ابھر آتی ہیں
- لیکن اگر وہ برائی کی طرف پوری طرح جھک چکا ہوتا ہے اور اس کی نیکی اس کی بدی سے اندر ہی شکست کھا چکی ہوتی ہے تو پھر ایسی آزمائش کے موقع پر وہ اور زیادہ بدی کے پھندے میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وہ فتنہ ہے جس سے کسی بگڑتے ہوئے انسان کو بچالینا اس کے کسی خیر خواہ کے بس میں نہیں ہوتا۔ اور اس فتنہ میں صرف افراد ہی نہیں ڈالے جاتے بلکہ قومیں بھی ڈالی جاتی ہیں۔